ماحولیاتی آلودگی اور تعلیمات اسلامی

Environmental pollution and teachings of Islam

سناضیاء*

مریم نورین**

Abstract

Man is Allah's vicegerent on earth. The fulfillment of this sacred role requires immense power, and for this purpose, Allah has made Nature subservient to human beings. All natural objects and phenomena not only beautify the universe, but also are the source for its nourishment. That is why the survival of earth depends on the integrity of environment.Environment plays an integral role in human life. Providence has created balance in environment which is being destroyed by harmful human activities. Pollution has become a worldwide problem. Different toxic matters and deforestation has made our earth a dangerous abode for us. As Islam has guidelines for every aspect of life, so in the same way, it asks human beings to preserve the environment. Our prophet's traditions are full of golden principles to preserve our surroundings. He advised his followers to cover the edibles to protect them from toxic elements in the environment. Moreover, he encouraged us to plant more and more trees, and ensured blessings for the cultivators if their fruits are eaten by other creatures. Hence our environment can be better looked after, if we follow the principles of Islam. This paper discusses our prophet's teachings on the protection and preservation of environment, and the following of these principles can save us and the coming generations from all ailments and impurities.

Key Words: Pollution, Islamic teachings,water,Air, Land.

دین اسلام نے بنی نوع انسان کی جن فطری ضروریات و مقاصد کی طرف راہنمائی فرمائی ہے اس میں ماحول کو اہم مقام حاصل ہے کیوں کہ ماحول اس قدرتی نظام کے مجموعے کا نام ہے جس میں ہر متنفس خواہ انسان ہو یا دوسرے جاندار رہتے ہوئے ماحولیات سے مستفید ہوتے ہیں۔کائنات میں ایک جرثومہ (Bacteria) سے لے کر اجسام فلکی (سورج، چاند، ستارے وغیرہ) زمین،

* لیکچرر، شعبہ علوم اسلامیہ، ویمن یونیورسٹی مردان

** پی ایچ ڈی سکالر علوم اسلامیہ، شہید بینظیر بھٹو وومن یونیورسٹی، پشاور

جنگلات، شجر، حجر، دریا، نباتات اور حیوانات وغیرہ سبھی بنی نوع انسان کے فائدے اور خدمت کے لیے تخلیق فرمائے گیے ہیں۔ارشادِ ربّانی ہے کہ:

أَنَّ اللَّهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَأَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهُ ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً[1]

''اور مسخر کر دیا ہے اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے اور تم پر اپنی ظاہری اور باطنی نعمتیں پوری کر دی ہیں۔''

یعنی یوں کہنا بے جا نہ ہوگا کہ آسمان وزمین کی تمام تر تخلیقات انسان کی جسمانی بناوٹ، طرزِ حیات (رہائش وغیرہ)، غذا اور دیگر سرگرمیوں پر گہرا اثر مرتب کرتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ جب ان قدرتی وسائل میں توازن برقرار نہیں رہ پاتا تو مختلف مسائل جنم لیتے ہیں۔جن میں ماحولیاتی آلودگی سرفہرست ہے جو دنیا کے دوسرے بڑے مسئلے کی حیثیت اختیار کر چکا ہے۔اس بڑھتے ہوئے مسئلہ پر قابو نہ پانے کی بنیادی وجہ ان اسباب ووجوہات سے جہالت ولاعلمی ہے جو ماحولیاتی آلودگی کا سبب بنتے ہیں۔

ماحول کسے کہتے ہیں؟

حول بمعنی''جانب اور طرف''اس کا تثنیہ''حوالی''لام کے فتح اور یاء کے کسرہ کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔لغت میں لفظ ماحول ہیئت اور حالت کے معنوں میں بھی مستعمل ہے[2] امام راغب اصفہانیؒ لکھتے ہیں:

وحَوْلُ الشيء:جانبه الذي يمكنه أن يحوّل إليه[3]

قرآن مجید میں بھی لفظ''حول''ان معنوں میں استعمال ہوا ہے ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ:

الَّذِينَ يَحْمِلُونَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهُ[4]

تاہم مختلف لوگوں سے ماحول کی مختلف تعریفات منقول ہیں۔جیسے:

طبعی کیمیاتی، حیاتیاتی اجزاء کا مجموعہ جو کہ جانداروں اور ان کے گردوپیش پر اثر انداز ہوتا ہے جو بالآخر ہیئت اور بقا کو ترتیب دیتا ہے۔[5]

روئے زمین پر وہ خارجی اثرات جو انسانوں اور دیگر کائنات کے ارد گرد پائے جاتے ہیں اور ایک دوسرے پر اثر انداز ہوتے ہیں۔[6]

الغرض ماحول کا اطلاق ہمارے ارد گرد موجود اشیاء پر ہوتا ہے۔یعنی ماحول انسان کے ارد گرد آب وہوا، مختلف قسم کے موسم، جانداروں (یعنی حیوانات، چرند پرند)، نباتات، تمام قدرتی اجزاء، مٹی، پانی، دریا اور سمندر وغیرہ کے مجموعے کا نام ہے۔دوسرے الفاظ میں یوں کہنا بے جا نہ ہوگا کہ جن چیزوں سے ایک متنفس کا واسطہ پڑتا ہے اور جو اس کی بقاء کے لیے اہم وضروری ہوں یا جن چیزوں پر تعلقات و رابطہ منحصر ہوں ان تمام چیزوں کی مجموعی حیثیت کو ماحول گردانا جاتا ہے۔

ماحول کی اہمیت و ضرورت

ماحول کی حیثیت و اہمیت تمام تر شعبہ ہائے زندگی میں مسلم ہے۔تمام جاندار خواہ وہ انسان ہوں یا جانور اور یا نباتات ہوں کا انحصار ماحول پر ہوتا ہے۔پانی، مٹی اور خوراک کا حصول ماحول سے ہوتا ہے۔نیز انسانی تہذیب و تمدن کے تمام ذرائع قدرتی وسائل کے توسط سے ماحول سے حاصل ہوتے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے اس کائنات کو اور اس میں موجود تمام اشیاء کو بنی نوع انسانوں کے سکون و آسائش کے لیے بنایا ہے۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ:

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ وَحَمَلْنَاهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنَاهُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيلًا[7]

''اور ہم نے بنی آدم کو عزت بخشی اور ان کو جنگل اور دریا میں سواری دی اور پاکیزہ روزی عطا کی اور اپنی بہت سی مخلوقات پر فضیلت عطا فرمائی۔''

ہر چیز میں اعتدال و توازن برقرار رکھنا دین اسلام کا طرۂ امتیاز ہے۔ماحول کے تمام عوامل و عناصر میں حیرت انگیز ترتیب اور باہم ملاپ پایا جاتا ہے۔زمین، سورج اور چاند کا فاصلہ اور کرۂ ارض کا اپنے مقررہ دائرے میں ایک خاص رفتار سے گھومنا اسی نظام کے تحت ہے جس کی تصدیق سائنسی مشاہدات سے بھی بخوبی ہو جاتی ہے۔ارشادِ ربّانی ہے کہ:

إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ[8]

''ہم نے ہر چیز کو مقررہ اندازے کے ساتھ پیدا کیا ہے۔''

اسی طرح سورۃ الحجر میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ:

وَالْأَرْضَ مَدَدْنَاهَا وَأَلْقَيْنَا فِيهَا رَوَاسِيَ وَأَنْبَتْنَا فِيهَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَوْزُونٍ () وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشَ وَمَنْ لَسْتُمْ لَهُ بِرَازِقِينَ () وَإِنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا عِنْدَنَا خَزَائِنُهُ وَمَا نُنَزِّلُهُ إِلَّا بِقَدَرٍ مَعْلُومٍ[9]

''اور زمین کو ہم نے بچھایا اور ہم نے اس میں پہاڑ (بنا کر) رکھ دیئے۔اس میں ہر قسم کی چیزوں کو تناسب کے ساتھ اگایا۔اور ہم نے اس میں تمہاری معیشت کے سامان بھی رکھے اور ان کی معیشت کے بھی جن کو تم روزی نہیں دیتے اور کوئی شے ایسی نہیں ہے جس کے خزانے ہمارے پاس نہ ہوں لیکن ہم اس کو ایک معین انداز کے ساتھ ہی اتارتے ہیں۔''

یہی وجہ ہے کہ دین اسلام بنی نوع انسان کو بھی زندگی کے ہر موڑ پر اعتدال سے کام لینے کی تلقین کرتا ہے۔کیوں کہ اگر کائنات کے نظام اور اس پر موجودہ ماحول کے فطری اجزا میں اعتدال و توازن قائم نہیں رہے گا تو نوعِ انسانی اپنے ماحول سے فیض یاب نہیں ہو سکے گا۔اور اس بگاڑ کے منفی و مضر اثرات ہر متنفس کو متاثر کرتا رہے گا۔بنظر غائر مطالعہ سے یہ حقیقت اظہر من الشمس ہوتی ہے کہ سائنس کی ترقیات نے جہاں سہولیات فراہم کیں وہاں ماحول کو بھی بہت متاثر کیا جس سے مختلف قسم کی آلودگیاں جنم لیتی رہیں اور اس نے بنی نوع انسان کی صحت و زندگی پر منفی اثرات مرتب کیے۔

ماحولیاتی بگاڑ کے منفی اثرات کا جائزہ اقوام متحدہ کے مطالعاتی رپورٹ سے جو انہوں نے مارچ 2005ء میں پیش کیا سے بخوبی لیا جا سکتا ہے جس کے مطابق نوعِ انسانی نے اپنی ضروریات کی تکمیل کے لیے ایسے اقدامات و ذرائع اپنائے کہ جس سے کرۂ ارض کے وسائل کو شدید نقصان پہنچا۔رپورٹ کے مطابق:

''انسانی اقدامات کرۂ ارض کو اس سطح تک لے گیے جہاں مختلف حیاتیاتی نسلوں کا نام ونشان مٹ جائے گا اور ہماری صحت کو بھی خطرات لاحق ہو جائیں گے۔دورِ حاضر کی

جدید ٹیکنالوجی کی بدولت ماحولیاتی نظام پر انسانی اثرات میں نمایاں کمی کی جا سکتی ہے مگر انھیں اس وقت تک کام میں نہیں لایا جا سکتا جب تک ہم ماحولیاتی نظام کی سہولت کو مفت اور محدود سمجھنا ترک نہیں کر دیتے اور ہمیں ان کی حقیقی قدر و قیمت کا ادراک نہیں ہو جاتا۔"[10]

ماحولیاتی آلودگی

انسانی معاشرے کے ارتقائی عمل میں جہاں بنی نوع انسان نے ترقی کر کے زندگی کو سہل بنانے کی سہولیات پیدا کیں وہاں کچھ مسائل نے بھی جنم لیا جن میں ایک گھمبیر مسئلہ ماحولیاتی آلودگی کا ہے۔ یعنی ایسے عوامل و عناصر یا سرگرمیاں اختیار کرنا جن کے نتائج کائنات میں تغیرات کی صورت میں آتے ہیں اور جو یہاں موجود ہر چیز خواہ وہ جاندار ہو یا بے جان اشیاء ہوں ان پر براہِ راست یا بالواسطہ اثرات مرتب کر کے موجودہ قدرتی توازن میں بگاڑ اور نقصان کا سبب بن کر ہر متنفس کی زندگی و صحت کو متاثر کریں ایسے تمام مسائل ماحولیاتی آلودگی کے ضمن میں شمار کیے جاتے ہیں۔ ڈاکٹر سعید اللہ ماحولیاتی آلودگی سے متعلق یوں رقمطراز ہے کہ :

"ماحولیاتی آلودگی کا تعلق صرف ہوا، پانی، مٹی اور زمین کے ساتھ ہی خاص نہیں بلکہ اس میں اخلاقی، ثقافتی، تعلیمی، سیاسی، معاشرتی اور معاشی امور بھی شامل ہیں۔"[11]

ماحولیات: قرآن کی رو سے

انسانی ماحول جن چار اہم عناصر (پانی، ہوا، زمین و نباتات اور حیوانات و پرندے) پر مشتمل ہے۔ ان سے متعلق قرآن مجید میں متعدد آیات وارد ہوئی ہیں۔ جہاں ان تمام عناصر کو انسانوں کے لیے مسخر کیا ہے وہاں انسان کو ہی ان تمام عناصر کی حفاظت کی تلقین کی گئی ہے۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے زمین میں ہر ایک چیز ایک مخصوص مقدار میں پیدا فرمائی ہے جن کے درمیان ایک خاص قسم کا ربط قائم کیا گیا ہے۔ اگر اس ربط میں تھوڑا سا خلل بھی آ جائے تو فطرت اور انسانیت کے لیے مصیبت کا پیش خیمہ ثابت ہوتا ہے۔ اسی ماحول کی حفاظت کو مسلمانوں کے عقیدہ کا جزو قرار دیا گیا ہے۔ جیسے ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ[12]

''اور نہ تم فساد کرو زمین میں اس کی درستگی کے بعد، یہی بہتر ہے تمہارے حق میں اگر تم یقین رکھتے ہو۔''

ہر متنفس کی زندگی کا دارومدار ہوا اور پانی پر ہے جس کے بنا کوئی بھی جاندار زیادہ دیر تک حیات نہیں رہ سکتا۔ دیگر ضروریات زندگی میں بھی یہ کافی اہمیت رکھتی ہیں۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوا ہے کہ:

وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ أَفَلَا يُؤْمِنُونَ[13]

''اور ہم نے تمام جاندار چیزوں کو پانی سے زندگی بخشی۔''

وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ يُرْسِلَ الرِّيَاحَ مُبَشِّرَاتٍ وَلِيُذِيقَكُمْ مِنْ رَحْمَتِهِ وَلِتَجْرِيَ الْفُلْكُ بِأَمْرِهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ[14]

''اوراس کی نشانیوں میں ہے کہ وہ ہواؤں کو بھیجتا ہے کہ خوشخبری دیتی ہیں تاکہ تم کو اپنی رحمت کے مزے چکھائے اور تاکہ اس کے حکم سے کشتیاں چلیں اور تاکہ اس کے فضل سے (روزی) طلب کرو۔ عجب نہیں کہ تم شکر کرو۔''

وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا[15]

''اور نہ تم ہلاکت میں ڈالو اپنی نفسوں (جانوں) کو بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ رحم کرنے والا ہے۔''

عصر حاضر میں ہوائی و آبی آلودگیاں گھمبیر مسائل میں سے ہیں۔ ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن رپورٹ کے مطابق دنیا میں زیادہ اموات انہی مسائل سے ہوتی ہیں۔ لہذا اسلامی تعلیمات سے ایسے تمام افعال جو ان آلودگیوں کا سبب بنتے ہیں یا جو ان اسباب کی طرف لے کر جاتے ہیں وہ تمام فقہ کے قاعدے کے مطابق ممنوع قرار پاتے ہیں۔ ایک دوسری جگہ ارشاد ہوا ہے کہ:

وَإِذَا تَوَلَّى سَعَى فِي الْأَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ[16]

''اور جب وہ پھر جاتا ہے تمہارے پاس سے تو زمین میں فساد پھیلانے اور کھیتی اور نسل کو تباہ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ فساد کو پسند نہیں کرتا۔''

اس فطرت کی حفاظت اور اس میں موجود ہوا اور نباتات کی حفاظت ایک لازمی امر ہے۔جو انسان ،جانور اور حتیٰ کہ نباتات کی زندگی پر بھی گہرا اثر مرتب کرتا ہے۔بہت سی چیزیں ماحول کو آلودہ کرنے کا سبب بنتی ہیں۔ جیسے کوئلہ، گیسولین وغیرہ۔ علاوہ ازیں ایندھن، بھٹیوں اور کارخانوں کی وجہ سے ہوا میں سلفر ڈائی آکسائیڈ اور نائٹروجن آکسائیڈ کی مقدار بڑھ جاتی ہے۔اور یہی مضر گیسیں نہ صرف فضائی درجہ حرارت میں اضافہ کا باعث بن رہی ہیں بلکہ فضا میں شامل ہونے کے سبب اوزون گیس کی تہہ کو نقصان پہنچ رہا ہے جس کی وجہ سے سورج کی خطرناک شعاعوں کو زمین تک پہنچا رہی ہے جو کہ ہر متنفس کی زندگی کے لیے نقصان دہ ہیں۔یہی وجہ ہے کہ اسلام میں درخت لگانے اور اس کی حفاظت کی تاکید آئی ہے۔کیوں کہ یہی سبزہ فضائی آلودگی کے تدارک کے طور پر کام آتی ہے۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ :

وَالْأَرْضَ مَدَدْنَاهَا وَأَلْقَيْنَا فِيهَا رَوَاسِيَ وَأَنْبَتْنَا فِيهَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَوْزُونٍ () وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشَ وَمَنْ لَسْتُمْ لَهُ بِرَازِقِينَ[17]

"اور زمین کو ہم ہی نے پھیلایا اور اس پر پہاڑ بنا کر رکھ دیئے اور اس میں ہر ایک سنجیدہ چیز اگائی اور ہم نے تمہارے لیے اور ان لوگوں کے لیے جن کو تم روزی نہیں دیتے اس میں معاش کا سامان پیدا کیے۔"

اس طرح سورۃالروم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ :

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ[18]

"،خشکی اور تری میں لوگوں کے اعمال کے سبب بلائیں پھیل رہی ہیں۔"

کہ انسان ہی ہے جس نے خود اپنی زندگی کو اپنے ہی اعمال سے مشکل میں ڈالا ہوا ہے اور اپنے ار گرد کے ماحول کو تباہی و بربادی کا سامان بنالیا ہے۔نباتات اور جنگلات نہ صرف جانداروں کے خوراک کے اہم ذرائع ہیں بلکہ زمین کی زرخیزی اور ماحول کی حفاظت کا بھی سبب بنتے ہیں۔انہی سے مختلف ادویات، تیل، لکڑی اور ایندھن حاصل کیا جاتا ہے۔درخت اور نباتات کو زمین پر خوبصورتی کا اہم عنصر بھی گردانا جاتا ہے۔قرآن مجید میں ارشاد ہوا ہے کہ :

أَمَّنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَأَنْزَلَ لَكُمْ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَنْبَتْنَا بِهِ حَدَائِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ مَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُنْبِتُوا شَجَرَهَا[19]

''بھلا کس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور تمہارے لیے آسمان سے پانی برسایا پھر ہم نے اس سے سرسبز باغ اگائے تمہارا کام تو نہ تھا کہ تم ان درختوں کو اگاتے۔''

اسی اہمیت کے پیشِ نظر دین اسلام بحیثیت خلیفۃ الارض ہم پر ان تمام تر نعمتوں کی حفاظت وصفائی کو لازم قرار دیتا ہے۔ کیوں کہ زمین پر زندگی کی بقا کے لیے ان کی پیداوار، تحفظ اور بقا ایک لازمی امر ہے۔

ماحولیاتی آلودگی اور تعلیمات نبوی ﷺ

تعلیمات نبوی ﷺ سے بھی ہمیں ماحول کی نگہداشت اور تحفظ کی تاکید ملتی ہے۔ جہاں آپ ﷺ نے نبی نوع انسان کو توحید کی دعوت دی وہاں ان کے کردار وسیرت کو بھی سنوار کر معاشرے کو تمام تر برائیوں سے پاک کیا۔ یہی وجہ ہے کہ بطورِ ماہر ماحولیات متعدد احادیث سے انسانوں کی رہنمائی فرمائی۔ نبی کریم ﷺ خود بھی صفائی و نظافت کو پسند فرماتے اور دوسروں کو بھی درس دیتے۔ دین اسلام کا یہ خاصہ ہے کہ نہ صرف ذاتی اور شخصی نظافت کا حکم دیتا ہے بلکہ انفرادی اراجتماعی دونوں سطحوں پر پاکیزگی اختیار کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔ اور ان تمام ذرائع کا سدِ باب کیا ہے جن سے کسی فرد خاص یا عام لوگوں کو تکلیف کا سامنا ہو، اپنی ذات کی صفائی ہو یا گھر کی، ماحول اور پڑوس کا مسئلہ ہو یا سڑکوں، ندی نالوں اور عام گزرگاہوں کی حفاظت ہو ہر لحاظ سے دین اسلام اپنے پیروکاروں اور دنیا کے انسانوں کی رہنمائی کرتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«الْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ - أَوْ بِضْعٌ وَسِتُّونَ - شُعْبَةً، فَأَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ، وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ»[20]

''ایمان کی ستر سے اوپر یا ساٹھ سے اوپر شاخیں ہیں ان سب میں افضل لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ ہے اور ان سب میں ادنٰی موذی چیز کا راستے سے ہٹانا ہے اور حیاء ایمان کی ایک شاخ ہے۔''

اسی طرح پانی کے ذخیرہ کو محفوظ رکھنے اور اس کو آلودہ اور گندہ کرنے سے بچانے کی تاکید ان الفاظ میں کی گئی ہے۔ارشادِ نبوی ﷺ ہے کہ:

«لاَ يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي المَاءِ الدَّائِمِ الَّذِي لاَ يَجْرِي»[21]

"تم میں سے ہر گز کوئی ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے۔"

بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ، فَلَا يُدْخِلْ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ[22]

"جب تم میں سے کوئی نیند سے بیدار ہو تو اپنا ہاتھ تین مرتبہ دھونے سے پہلے پانی کے برتن میں نہ ڈالے۔"

پانی میں ہاتھ ڈالنے کی ممانعت بھی اس لیے کی گئی ہے کہ اگر جراثیم ہاتھ کے ساتھ لگے ہوئے ہوں تو وہ سب پانی کو آلودہ نہ کریں اور دوسروں کے استعمال کے لیے بھی محفوظ رہ سکے۔لہذا واضح ہوا کہ دین اسلام نے نہ صرف انفرادی طور سے حفاظت کا حکم دیا ہے بلکہ اجتماعی لحاظ سے بھی پانی کی حفاظت کی بھی تعلیم دی ہے۔تاکہ معاشرے میں کسی طرح سے بھی ایک دوسرے کے ضرر کا سبب نہ بنے۔ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ[23]

"نہ خود کو ضرر دو اور نہ دوسروں کو ضرر پہنچاؤ"

ماحول کو آلودگی سے محفوظ رکھنے میں نباتات یعنی درخت یا جنگلات اور سبزہ اہم کردار ادا کرتے ہیں اسی اہمیت کی بنا پر قرآن مجید کے علاوہ متعدد احادیث میں شجر کاری کی ترغیب وارد ہوئی ہے۔جیسے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

«مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا، أَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا، فَيَأْكُلُ مِنْهُ طَيْرٌ أَوْ إِنْسَانٌ أَوْ بَهِيمَةٌ، إِلَّا كَانَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ»[24]

''جب کوئی مسلمان کوئی درخت لگاتا ہے یا کسی کھیت میں بیج بوتا ہے پھر اس سے کوئی درندہ کھائے یا پرندہ یا ان کے علاوہ کوئی دوسری چیز کھالے تو ان سب کے بدلے اس آدمی کے لیے (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) بدلہ ہے۔''

ایک دوسری حدیث میں یوں بیان ہوا ہے کہ:

''مسلمان جو پودا یا فصل اگاتا ہے پھر اس میں سے کوئی انسان یا جانور یا کوئی اور چیز کھالے تو وہ ضرور اس کے لیے صدقہ بن جاتی ہے۔''

عبداللہ بن حبشی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

«مَنْ قَطَعَ سِدْرَةً صَوَّبَ اللَّهُ رَأْسَهُ فِي النَّارِ»[25]

''جو شخص کسی بیری کے درخت کو کاٹے گا اللہ تعالیٰ جہنم میں اس کے سر کو اوندھا کردے گا۔''

تاریخ کے مطالعے سے یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح عیاں ہوتی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے درخت اور سبزہ کی اسی اہمیت کے باعث جنگی حالت میں بھی درختوں کو کاٹنے سے منع فرمایا ہے سوائے جنگی حکمت عملی کے۔اسی طرح اللہ رب العزت نے حیوانات انسانوں کی خدمت کے لیے پیدا کیے ہیں تاکہ انسان اس پر بیٹھ کر سواری کرے اور اس کے جلد اور گوشت اور ہڈیوں سے فوائد حاصل کرسکیں۔نبی کریم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ:

«مَنْ قَتَلَ عُصْفُورًا عَبَثًا عَجَّ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُولُ : يَا رَبِّ، إِنَّ فُلَانًا قَتَلَنِي عَبَثًا، وَلَمْ يَقْتُلْنِي لِمَنْفَعَةٍ»[26]

''جس کسی نے بلاوجہ کسی چڑیا کو مار ڈالا تو وہ قیامت کے دن اللہ سے شکایت کرے گی ار کہے گی اے رب! فلاں نے مجھے عبث قتل کیا، مجھے اس لیے نہیں مارا کہ مجھ سے فائدہ اٹھائے۔''

لہٰذا اس حدیث سے بخوبی مترشح ہو جاتا ہے کہ جانوروں کو عبث یعنی شوقیہ بھی مارنے کی ممانعت بیان ہوئی ہے۔اسلامی تعلیمات بنی نوع انسان کو آسانی سے حاصل ہونے والے وسائل جیسے

پانی، ہوا، زمین وجنگلات وغیرہ کو تلف کرنے یا بے جا ضائع کرنے کو پسند نہیں فرماتا۔ کیوں کہ ان چیزوں کے بے جا استعمال سے انسان خود ہی اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال رہا ہے اور اپنے ماحول کو متاثر کر رہا ہے۔ آلودگی چاہے کسی بھی قسم کی ہو ہر جاندار کی صحت وبقا کو متاثر کرتی ہے۔ جیسے شور کی آلودگی بنی نوع انسان کی طبیعت میں چڑچڑاپن کا سبب بنتی ہے۔ سر درد، ڈپریشن اور تھکاوٹ جیسے مسائل کو جنم دیتی ہے۔ اسی طرح ٹریفک کا شور اعصابی تناؤ اور بے چینی جیسے امراض وغیرہ کا باعث بنتا ہے۔ لہذا اگر دین اسلام کی تعلیمات کے مطابق ہی ان نعمتوں اور فطرتی وقدرتی وسائل کا صحیح استعمال کیا جائے تو یقیناً آلودگی کے ان گھمبیر مسائل کو حل کیا جاسکے گا۔

نتائج تحقیق

- ماحولیاتی آلودگی کی بنیادی وجہ اسلامی تعلیمات سے ناواقفیت اور ان قدرتی وسائل کا بے جا استعمال ہے۔ جس کی وجہ سے انسان خود ہی اپنے ماحول کو آلودہ کرنے کا سبب بن رہا ہے۔
- ضرورت اس امر کی ہے کہ ایسے اقدامات اپنائے جائیں کہ جن سے لوگوں میں ماحولیات سے متعلق اسلامی تعلیمات سے آگاہ کر کے حفظانِ صحت کے اصولوں پر عمل کیا جائے۔
- تعلیمی نصاب میں ماحولیاتی تحفظ سے متعلق مواد شامل کیا جائے۔
- الیکٹرونک اور پرنٹ میڈیا پر ماحولیات سے متعلق لوگوں میں شعور پیدا کیا جاسکے۔
- اور ایسی تنظیمیں بنائی جائیں جو دنیا بھر میں ماحولیاتی آلودگی کے تدارک کے لیے قوانین مرتب کر کے ان پر عمل کو یقینی بنائیں۔
- نیز انفرادی واجتماعی سطحوں پر درخت لگائے جائیں۔

حواشی وحوالہ جات

[1] القرآن، سورۂ لقمان:20

[2] مجمع اللغۃ العربیہ، ط/۱۹۸۰ء، مصر، حرف باء، ص۶۶۔

[3]راغب الاصفہانی،أبو القاسم الحسین بن محمد (المتوفى: 502ھ)،المفردات فی غریب القرآن، تحقیق صفوان عدنان الداودی،دار القلم،الدار الشامیۃ۔دمشق بیروت،ط/1412ھ،کتاب الحاء،ج۱،ص267۔

[4]القرآن،سورۃغافر:7۔

[5]http://www.encyclopediabrittanica/ environment .

[6]الجمیلی،السید،اسلام والبیئۃ،مرکز الکتّاب للنشر، قاہرہ،1997،ص14۔

[7]القرآن،سورۃالاسراء:70

[8]ایضاً،سورۃالقمر:49۔

[9]ایضاً،سورۃالحجر:19,20,21۔

[10]Reid, Walter V, Echo system and Human being, Island Press, Washington, 2005, P#1, Report of the Millennium Ecosystem Assesstment.

[11]Qazi, Saeedullah, Environment and Islam, Dawah academy,International Islamic,university, Islamabad, p#1.

[12]القرآن،سورۃالاعراف:85۔

[13]ایضاً،سورۃالانبیاء:30۔

[14]ایضاً،سورۃالروم:46

[15]ایضاً،سورۃالنساء:29۔

[16]ایضاً،سورۃالبقرۃ:205۔

[17]ایضاً،سورۃالحجر:19,20

[18]ایضاً،سورۃالروم:41۔

[19]ایضاً،سورۃالنمل:60۔

[20]مسلم،أبوالحسن،بن الحجاج النیسابوری (المتوفى: 261ھ)، صحیح مسلم، تحقیق: محمد فؤاد عبد الباقی،دار احیاء التراث العربی۔ بیروت، بَابُ شُعَبِ الْإِيمَانِ،رقم الحديث35، ج1،ص63-

[21]بخاری، محمد بن اسماعیل أبوعبداللہ الجعفی، صحیح بخاری، تحقیق: محمد زهير بن ناصر الناصر، دار طوق النجاة، ط: 1422،1ھ،بَابُ البَوْلِ فِي المَاءِ الدَّائِمِ،رقم الحديث 239، ج1،ص57-

[22]السجستانی،أبو داود سليمان بن الأشعث بن إسحاق(المتوفى: 275ھ)، تحقیق: محمد محيي الدين عبد الحميد،المكتبة العصرية، صيدا – بيروت،بَابٌ فِي الرَّجُلِ يُدْخِلُ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ قَبْلَ أَنْ يَغْسِلَهَا،رقم الحديث 105، ج1،ص25

[23]ابن ماجة أبو عبد الله محمد بن يزيد القزويني(المتوفى: 273هـ)، سنن ابن ماجه،تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي، دار إحياء الكتب العربية - فيصل عيسى البابي الحلبي،بَابُ مَنْ بَنَى فِي حَقِّهِ مَا يَضُرُّ بِجَارِهِ،رقم الحديث 2340، ج2،**ص**784

[24]**مسلم**،*ابوالحسن بن الحجاج، صحیح مسلم*، کتاب المساقات، **فضل الغرس والزرع**، مسند احمد، **من مسند القبائل، حدیث ام مبشر امرأة زید بن حارثہ۔**

[25]**السجستاني**،أبو داود سليمان بن الأشعث بن إسحاق(المتوفى: 275هـ)، بَابٌ فِي قَطْعِ السِّدْرِ،رقم الحديث 5239 ج4،ص361-

[26] النسائي، أبو عبد الرحمن أحمد بن شعيب بن علي الخراساني(المتوفى: 303هـ)، السنن الصغرى للنسائي ،تحقيق: عبد الفتاح أبو غدة،مكتب المطبوعات الإسلامية – حلب،الطبعة: الثانية، 1406 – 1986،باب مَنْ قَتَلَ عُصْفُورًا بِغَيْرِ حَقِّهَا،رقم الحديث4446، ج7،ص239-